

۹۔ شرح : عاشق محبوب کے دیدار سے فیض یاب ہونے کا مشتاق ہے لیکن محبوب نے عاشق کو دیکھتے ہی غصے سے تیور می چڑھا لی اور چتون پر بل ڈال لیے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نقاب کے گوشے میں شکن پڑ گئی۔ یہ دیکھتے ہی عاشق پر محبوب کا عتاب واضح ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ دیدار کی تمنا بر آنے کا کوئی امکان نہیں۔ محبوب کے عتاب کی شان ملاحظہ فرمائیے کہ اس کی چتون کا بل نقاب میں منعکس ہو کر ابھر آیا۔

۱۰۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

” یہاں لگاؤ سے مراد لگاؤٹ ہے، یعنی معشوق کا عاشق کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا، جس سے اس کا التفات اور میلان طبع پایا جائے۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ دوست کی لاکھوں لگاؤٹیں ایک طرف۔ اس کے لاکھوں بناؤ سنگار ایک طرف اور عتاب میں بگڑنا ایک طرف۔ یہ شعر بھی سہل متغ ہے۔ اگر الفاظ کی طرف دیکھیے تو تعجب ہوتا ہے کہ کیونکر ایسے دو ہم پلہ مصرعے ہم پہنچ گئے، جن میں حسن تر صبیح کا پورا پورا حق ادا کیا گیا ہے اور اگر معنی پر نظر کیجیے تو ہر ایک مصرع میں ایک ایسا معاملہ باندھا گیا ہے، جو فی الواقع عاشق و معشوق کے درمیان گزرتا رہتا ہے۔ معشوق کی لگاؤٹ عاشق کے لیے بہت بڑی چیز ہے، مگر اس کا آنکھ چرانا، جو لگاؤٹ کی ضد ہے، عاشق کی نظر میں لگاؤٹ سے بہت زیادہ دلفریب و دلآویز ہوتا ہے۔ اسی طرح بناؤ سنگار سے معشوق کا حسن بیشک دو بالا ہو جاتا ہے، مگر اس کا غصے میں بگڑنا اس کے بناؤ سے بہت زیادہ خوش نما اور دلربا معلوم ہوتا ہے۔ اس شعر کے متعلق یہ سب ظاہری اور اوپری باتیں ہیں جو ہم لکھ رہے ہیں۔ اس کی اصل خوبی و جدانی ہے، جس کو صاحب ذوق کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔“